❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب اور اہلیہ صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ(التوبہ:112)

یعنی توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، (اللہ کو) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بُری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (سب سچے مومن ہیں) اور تُو مومنوں کو بشارت دے دے۔

معزز سامعین! مجھے آج آپ حاضرین کے سامنے **"مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب اور اہلیہ صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ"** کی سیرت بیان کرنی ہے۔

صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب 17 جولائی 1932ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت اُمِ وسیم عزیزہ بیگم صاحبہؓ کے بیٹے تھے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم قادیان میں ہی حاصل کی۔ آپ نے مولوی فاضل کے علاوہ شاہد اور بی اے کی ڈگری بھی حاصل کی۔ بطور ایک واقفِ زندگی کارکن آپ کی ابتدائی تقرری 30 اپریل 1960 کو وکالتِ تبشیر تحریک جدید میں ہوئی۔ 1962ء میں آپ کو نائب افسر امانت مقرر کیا گیا اور اس سے اگلے سال 30 اپریل 1963ء کو آپ افسر امانت تحریک جدید مقرر ہوئے۔ اس عہدے پر آپ نے 12 سال کام کیا اور مئی 1975ء میں آپ نے نائب وکیل المال کے عہدے پر تعنیات ہو کر تادمِ وفات اسی عہدے پر خدمات انجام دیں۔ اس لحاظ سے آپ کو لگ بھگ 31 سال خدماتِ دین بجالانے کی توفیق ملی۔

آپ کا نکاح مورخہ 29 مارچ 1964ء کو صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کے ساتھ ہوا اور آپ کی تقریبِ رخصتانہ 7 دسمبر 1964ء کو ربوہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی کوٹھی پر عمل میں آئی۔ آپ کی اہلیہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی پوتی اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کی نواسی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں مکرم مرزا فہیم احمد صاحب، مکرم مرزا شمیم احمد صاحب اور مکرم مرزا عبدالکریم صاحب سے نوازا۔

صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ذہین و فہیم اور زیرک انسان تھے۔ کوئی پریشان اور مغموم ہوتا تو چہرے سے بھانپ جاتے اور بہت پیار بھرے انداز میں اُسے تسلی دیتے۔ لوگوں سے نہایت خلوص، پیار اور محبت سے ملتے۔ سُلجھا ہوا مذاق کرتے اور خود بھی ہنستے اور دوسروں کو بھی ہنساتے۔ آپ بہت منکسر المزاج تھے ہر ایک سے خندہ پیشانی اور حلیمی سے ملتے تھے۔

سامعین! آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر اپنی گفتگو میں اکثر و بیشتر کرتے اور آپؑ کے واقعات سناتے جو لوگوں کے ازدیادِ ایمان اور اخلاص کا موجب بنتے۔ درویشِ قادیان مکرم مولوی منظور احمد صاحب آف گھنوکے ججہ آپ کے بارے میں ایک مضمون میں بیان کرتے ہیں کہ صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کہتے تھے کہ "ہماری کمزوری ہے کہ ہم حضورؑ کے بتائے ہوئے اصولوں اور گُروں سے فائدہ نہیں اٹھاتے ورنہ حضور کا ایک ہی ہتھیار دُعا جو حضورؑ نے ہمارے ہاتھوں میں دیا ہے ایک قیمتی خزانہ ہے۔ مَیں نے ہزار بار آزمایا ہے جب بھی مجھے کوئی مشکل پڑتی ہے یا دقّت پیش آتی ہے مَیں دُعا میں لگ جاتا ہوں اور وہ مشکل دُور ہو جاتی ہے۔ آپ کہتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہم پر اتنے احسانات ہیں کہ اگر ہم اپنی پیشانیوں سے سجدے کرتے کرتے خون بھی نکال لیں تب بھی اُن کے احسانات کا قرض نہیں چُکا سکتے۔"

آپ کی یہ باتیں آپ کے یقین، نور، ایمان اور فدائیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ آپ کے ایک بچے کی بینائی کمزور تھی اس کے بارے میں آپ نے بتایا کہ اُسے تعلیم حاصل کرنے کے لیے ایک اچھے سکول میں ڈال دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرے تاکہ یہ بچہ کسی احساسِ کمتری میں مبتلاء نہ ہو اور دوسرے افرادِ خانہ کے ساتھ شانہ بشانہ چلے۔ اپنی اولاد کے روشن مستقبل اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لیے آپ کا ذہن مہماتِ دینی تدابیر اختیار کرتا تھا۔ آپ دعاؤں پر بہت زور دیتے اور دعاؤں کے ساتھ ظاہری اسباب کو بھی اختیار کرتے تھے۔ آپ نے اپنے ایک بیٹے کا نام عبد الکریم رکھا تھا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ مَیں نے اپنے ایک بچے کا نام عبدالکریم رکھا ہے اور یہ نام مَیں نے تفاؤل کے طور پر رکھا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ”مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم سے کہہ دو“ تھا تو مَیں نے اس غرض سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے اور الہامِ مبارک کی برکت سے میرا بیٹا بھی مسلمانوں کا لیڈر بن جائے۔ اس غرض سے اس کا نام عبدالکریم تجویز کیا ہے۔

(ہفت روزہ بدر قادیان 3 اکتوبر 1991ء صفحہ 12)

صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کو اپنی والدہ سیّدہ عزیزہ بیگم صاحبہ کی بیماری کے دوران بہت خدمت کا موقع بھی ملا۔ آپ محترم دل کے عارضے سے علیل رہتے تھے اور باوجود دل کے عارضے کے آپ باہمت، صابر، جفاکش اور مہمان نواز انسان تھے۔ آپ کو پہلا ہارٹ اٹیک 1983ء میں ہوا اس کے بعد 1985ء اور پھر 1987ء میں دوبارہ دل کی تکلیف ہوئی۔ آخری دفعہ 4 اگست 1991ء کی رات دس بجے دل کا دورہ پڑا۔ فوری طور پر آپ کو طبی امداد دی گئی لیکن اٹیک بہت شدید تھا۔ آپ کو آخری لمحات میں فضلِ عمر ہسپتال لایا گیا، الیکٹرک شاک کے ذریعہ دل کی دھڑکن جاری رکھنے کی کوشش کی گئی لیکن سب حربے ناکام ہوئے اور گیارہ بجے کے قریب آپ نے جان، جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

(النور۔ امریکہ ستمبر اکتوبر 1991ء صفحہ 10)

سامعین! اب خاکسار آپ کی اہلیہ **محترمہ صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ** کی مختصر سیرت بیان کرنا چاہے گا۔

صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ 2 فروری 1941ء کو مظفر گڑھ میں پیدا ہوئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی پوتی، حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی نواسی اور محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب و محترمہ صاحبزادی نصیرہ بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں۔

آپ نے شادی سے قبل ایک لمبا عرصہ ایسٹ پاکستان میں گزارا۔ آپ بہت صابر اور حوصلہ مند اور حلیم الطبع خاتون تھیں۔ آپ کے والدین فوت ہوئے، خاوند فوت ہوئے بڑے حوصلہ اور صبر سے یہ سارے صدمے برداشت کئے۔ کبھی آپ کی زبان پہ شکوہ نہیں آیا تھا۔ ہمیشہ مسکراتی رہتیں اور ہر ایک سے خوشی اور بشاشت سے ملتیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے بعد خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”مَیں نے دیکھا ہے ہمیشہ مسکراتی رہتیں۔ بشاشت سے ملتیں اور انہوں نے بڑی لمبی بیماری کاٹی ہے۔ بڑی تکلیف دہ بیماری کاٹی ہے۔ لیکن ہمیشہ صبر اور تحمل سے یہی کہتی رہتی تھیں کہ ٹھیک ہوں اور اللہ کا شکر ادا کرتی تھیں حالانکہ وہ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک انتہائی تکلیف دہ بیماری تھی۔ کبھی احساس نہیں ہونے دیا کہ مجھے اتنی تکلیف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند کرے ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو ہمیشہ نیکیوں پر قائم رکھے۔“

سامعین! آپ کی وفات مورخہ 14 جولائی 2009ء کو صبح ساڑھے گیارہ بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 68 برس تھی۔ آپ کی نماز جنازہ اُسی دن بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے پڑھائی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

(الفضل 16 جولائی 2009ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 17 جولائی 2009ء کو مسجد بیت الفضل لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ آمین

مغفرت بے حساب ہو جائے
مرحمت لا جواب ہو جائے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✪✪✪✪